

حضرت
امام مہدی کا
ظہور ابھی نہیں
ہوا

قادیانی رسالہ کی مغالطہ انگیزیوں کے جواباً

مکتب:

جناب مولانا مفتی سید محمد سلمان منضو پوری (فیق مجلس)

معاون:

جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری (فیق مجلس)

شائع کردہ

مرکزی دفتر کل ہند مجلس تحفظ اہم نبوت دارالعلوم دیوبند



مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بارے میں نبی در رسول ہونے کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا بھی شہود کے ساتھ دعویٰ کیا ہے اور جو کہ دعویٰ نبوت و رسالت کے اظہار کی صورت میں عام مسلمانوں کو فریب دینا مشکل ہے اسلئے آج کل عموماً قادیانی اپنے پیروں میں مرزا قادیانی کے نام کے ساتھ صرف مہدی موعود اور مسیح موعود کے القاب لکھتے ہیں تاکہ زیادہ زیادہ سادہ لوح و نادان مسلمانوں کو اپنے دام تر دیر میں گرفتار کر سکیں۔ لہذا قادیانی گروہ کے تعاقب کے لیے اولاً ان دعاوی کے بارے میں کچھ ضروری نکات درج کیے جاتے ہیں، اس کے بعد احمدیہ مشن کلکتہ کے شائع کردہ حالیہ کتابچہ ”امام مہدی کا ظہور ہو گیا، کی مغالطہ انگیز لوں کا پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔

مرزائی دعویٰ

مرزائیوں کی مستند کتاب ”تذکرہ میں تحریر ہے

بشر فی وقال: ان المسیح
الموعود الذی یرقبونہ
والمہدی المسعود الذی
کرتے ہیں وہ تو ہے۔

ينتظرونه هوانت،
دعویٰ مسیحیت
جہاں تک مسیحیت کے دعویٰ کی بات ہے تو احادیث متواترہ کی روشنی میں مسلمانوں کے عقائد کی رو سے یہ بات طے شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یسوعیوں کے مکر سے محفوظ رکھ کر زندہ بحمد عفری آسمان پر اٹھا لیا جہاں وہ حیات ہیں اور قرب قیامت میں نزول فرمائیں گے، نیز احادیث مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بہت سی نشانیاں بیان کی گئی ہیں مثلاً جامع دمشق کے مینارہ پر نزول فرمانا، دوزر و چادروں میں ملبوس ہونا، روضہ اقدس (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)

میں دفن ہونا وغیرہ، ان علامات میں سے کوئی بھی علامت مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی ہے لہذا وہ اس دعویٰ میں کاذب ہے، یہ موضوع اس وقت ہمارے زیر بحث نہیں ہے تفصیلات کے لیے اس موضوع کی مبسوط کتب کا مطالعہ کیا جائے دعویٰ مہدویت
حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے کو امام مہدی قرار دینا خود اس کے کاذب و مفتری ہونے کی قطعی دلیل ہے جیسا کہ عقرب واضح ہو جائے گا، لغت کے اعتبار سے ”مہدی“ کے معنی ہدایت یافتہ، کے ہیں لہذا اس کا اطلاق ہر اس شخص پر کیا جاسکتا ہے جو صراط مستقیم پر گامزن ہو، لیکن اصطلاح شریعت میں جب مہدی کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے وہ ذات شریف مراد ہوتی ہے جس کے ظہور کی خبر قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے احادیث متواترہ میں دی گئی ہے۔ اور جس کے بارے میں خاص علامتیں اور تعارفی احوال صحیح سند کے ساتھ کتب حدیث میں موجود ہیں جن کا انطباق سوائے اس ”خاص امام مہدی“ کے کسی اور پر ہو ہی نہیں سکتا،

اصل امام مہدی کی کچھ خاص علامتیں

- ذیل میں امام مہدی سے متعلق احادیث شریفہ میں وارد بعض علامتیں لکھی جاتی ہیں
- ۱۔ ان کا نام محمد ہوگا،
 - ۲۔ ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا،
 - ۳۔ ان کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا،
 - ۴۔ وہ حسنی سید ہوں گے،
 - ۵۔ ان کا وطن مدینہ منورہ ہوگا۔
 - ۶۔ ان کا حلیہ یہ ہوگا، قوی الجش، قد کچھ لمبائی مائل، رنگ سرخ و سفید سے آمیز، چہرہ کشادہ، ناک باریک اور بلند، زبان میں قدرے لکنت،
 - ۷۔ آپ کا علم گدی ہوگا،
 - ۸۔ ہم برس کے بعد ظاہر ہوں گے،

۹۔ اس کے بعد ۷ یا ۹ سال زندہ رہیں گے،

۱۰۔ نصاریٰ سے جنگ کریں گے۔

۱۱۔ دجال کا مقابلہ کریں گے۔

۱۲۔ وہ مسلمانوں کے قلیف اور حاکم ہوں گے۔

۱۳۔ حرم شریف (مکہ مکرمہ) میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان آپ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی جائیگی،

۱۴۔ آپ کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل فرمائیں گے اور نزل کے بعد جامع دمشق میں پہلی نماز آپ کی اقتدار میں پڑھیں گے۔

۱۵۔ دوبرس تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہیں گے۔

۱۶۔ کل عمر ۴۹ برس ہوگی۔

۱۷۔ آپ کی خلافت کے سال رمضان میں چاند کی ابتدائی تاریخوں میں چاند گرہن اور وسط میں سورج کا گرہن ہوگا۔

۱۸۔ خراسان کا ایک بادشاہ امام مہدی کی حمایت کے لیے آئے گا،

۱۹۔ اور ایک بادشاہ دمشق امام مہدی کے مقابلہ کے لیے فوج بھیجے گا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام بیدار میں زمین میں دھنسا دی جائے گی

۲۰۔ امام مہدی ۷۰ ہزار کے لشکر کو لے کر قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔

(تلخیص از عقائد الاسلام (مولانا عبدالحق حقانی، صفحہ ۲۹ تا ۳۰)

علامات مہدی پر مرزا قادیانی کا عدم انطباق | احادیث مبارکہ میں جو نشانیاں

وارد ہوئی ہیں ان میں سے کوئی بھی نشانی مرزا قادیانی میں دور دور تک نہیں پائی جاتی

مذکورہ بالا نشانوں کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کے احوال و اقیف ذیل میں بالترتیب

لکھے جاتے ہیں۔ ناظرین خود موازنہ کریں۔

۱۔ مرزا کا نام غلام احمد تھا جب کہ مہدی کا نام محمد ہوگا،

۲۔ مرزا کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا جب کہ امام مہدی عبد اللہ کے بیٹے ہونگے

۳۔ مرزا کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا جب کہ امام مہدی کی والدہ آمنہ ہوں گی

۴۔ مرزا کا خاندان مغل برلاس تھا جب کہ امام مہدی کا خاندان حسنی سید ہوگا،

۵۔ مرزا کا وطن قادیان (پنجاب) تھا جب کہ امام مہدی مدینہ کے باشندے ہوں گے،

۶۔ مرزا غلام احمد کو امام مہدی کے خلیفہ متعین سے بھی کوئی مطابقت نہیں جس کا اندازہ سیرت المہدی وغیرہ سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

۷۔ امام مہدی کا علم لدنی ہو گا جب کہ مرزا قادیانی نے متعدد اساتذہ سے باقاعدہ علم حاصل کیا ہے جن کے نام فضل الہی، فضل احمد، اور سید گل علی شاہ رافضی ہیں (دیکھیے سیرت المہدی ص ۲۳۳) ۱

۸۔ امام مہدی چالیس سال بعد ظاہر ہوں گے جب کہ مرزا قادیانی نے اپنی مہرت کا دعویٰ تقریباً اڑتالیس سال میں کیا ہے (رئیس قادیان ص ۱۱) ۱

۹۔ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ مہدویت کے بعد کم و بیش اکیس سال تک زندہ رہا جب کہ امام مہدی صرف سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے۔

۱۰۔ امام مہدی نصاریٰ سے جنگ کریں گے اس کے برخلاف مرزا قادیانی نصاریٰ سے جنگ تو کیا کرتا ان کی حمایت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔

۱۱۔ امام مہدی دجال سے مقابلہ کریں گے مرزا قادیانی نے ایسا نہیں کیا،

۱۲۔ امام مہدی تمام عالم کے مسلمانوں کے خلیفہ و حاکم ہونگے جب کہ مرزا قادیانی کو اپنے وطن قادیان جیسے چھوٹے سے قصبہ پر بھی حکومت حاصل نہ تھی،

۱۳۔ امام مہدی سے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے قریب بیعت کی جائے گی مرزا قادیانی سے بیعت تو کجا اس کو وہاں جلا بھی میسر نہ آسکا،

۱۴۔ امام مہدی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ کا نزل ہو گا اور وہ پہلی نماز امام

مہدی کی اقتدار میں پڑھیں گے مرزا قادیانی کے زمانہ میں ایسی کوئی بات پیش نہیں آئی۔

۱۵۔ امام مہدی دو سال تک حضرت عیسیٰ کے وزیر بن کر رہیں گے مرزا قادیانی نے کبھی اس کا تصور بھی نہ کیا ہوگا،

۱۶۔ امام مہدی کی کل عمر زیادہ سے زیادہ ۴۹ سال ہوگی جب کہ مرزا قادیانی کی عمر کل ۶۹ برس کی ہوئی ہے۔

۱۷۔ امام مہدی کی خلافت کے سال میں رمضان کی پہلی رات کو خسوف یعنی چاند گرہن اور نصف ماہ کی رات کو خسوف ہوگا اس طرح خسوف و کسوف اہل نجوم کے ضوابط کے خلاف ہے اور ایسا وجود کائنات کے بعد سے ابتداء میں نہیں ہوا یہ صرف ظہور مہدی کی نشانی ہوگی، مرزا قادیانی کے زمانہ میں ایسا کسوف و خسوف نہیں ہوا اور اگر ایک مرتبہ ہوا بھی تو وہ اس صفت کا نہیں تھا بلکہ دستور کے موافق نصف رمضان میں چاند گرہن اور آخر مہینہ میں سورج گرہن ہوا جو ضابطہ دینی کے خلاف نہیں ہے اور جس سے مرزا قادیانی کا سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ (درمیں قادیان ص ۱۹۲ ج ۲)

۱۸۔ احادیث میں ہے کہ خراسان کا ایک بادشاہ امام مہدی کی حیات کے لیے آئے گا مرزا قادیانی کی حیات کے لیے کوئی اس طرح کا شخص نہیں آیا۔

۱۹۔ امام مہدی کی مخالفت میں بادشاہ دمشق ایک فوج بھیجے گا جو کہ کمر اور منبر کے درمیان مقام ہمدان میں دھنسا دی جائے گی مرزا قادیانی کے زمانہ میں ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔

۲۰۔ امام مہدی ستر ہزار کاشک لے کر قسطنطنیہ فتح کریں گے جب کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں قسطنطنیہ دارالاسلام تھا تو اس کو فتح کرنے کا سوال ہی نہیں تھا

ز مگر — ناطقہ سرگرمیاں ہے

درج بالا سطور سے مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ مہدویت کی دروغ بانی کا پوری طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اس رسوائی اور جگہ ہنسائی کے باوجود آج بھی امت مرزا پرور کی ڈھنائی اور بے شرمی کے ساتھ اپنے حضرت صاحب کو زبردستی ”مہدی موعود“ ثابت کرنے پر تلی ہوئی ہے، بلکہ اب تو عام نادان مسلمانوں کو دام تزدہریں گرفتار کرنے کے لیے اکثر مرزائی مبلغین نبوت و مسیحیت وغیرہ دعاوی کے بجائے اسی دعویٰ کا سہارا لیتے ہیں اور اس کے ثبوت کے لیے ایسا شاطرانہ اور پر فریب طرز اختیار کرتے ہیں کہ پہلی نظر میں دیکھنے والا شک و شبہ اور تردد میں پڑ جائے۔

اس وقت ہمارے سامنے مغربی بنگال کے مرزائی مبلغ حمید الدین شمس کا تحریر کردہ ایک رسالہ ہے جس کا عنوان ہے ”حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گیا“، اس رسالہ میں زیادہ تر وہی شخصیتیں باتیں ہیں جو مرزائے خود اپنی کتابوں میں تحریر کی ہیں۔ پورا کتابچہ اس دجل و قلیس اور مکر و فریب کا نمونہ ہے جو ہمیشہ سے مرزائیوں کا طریقہ رہا ہے۔ اور اس میں وہ بھی مغالطے جمع کر دیئے گئے ہیں جو مرزائیوں کی طرف سے مرزا کے دعویٰ مہدویت کے ثبوت کے لیے عوام کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان مغالطوں کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ ہو جائے۔

مرنے کے سو سال بعد مہدی کے ظہور کا اعلان کتابچہ میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ گویا آج مہدی کا ظہور ہوا ہے حالانکہ

جس مرزا غلام احمد کی مہدویت کا ڈھونگ رچایا گیا ہے وہ تقریباً ایک صدی قبل ۱۹۰۱ء میں ہی دنیا سے سدھار چکا ہے تو اب اس کے ظہور کے اعلان کا کیا فائدہ؟ یہ اعلان دراصل لوگوں کو مغالطہ دینے کے لیے ہے کہ وہ نعوذ باللہ اسی کذاب مہدی پر صبر کر کے اصل اور حقیقی امام مہدی کا انتظار ترک کر دیں

امام مہدی آخر میں نہیں درمیان میں ہیں رسالہ کے پہلے صفحہ پر کثر العمال کے حوالہ سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ

وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہو سکتی جس کی ابتدا میں میں ہوں اور آخر میں امام مہدی مسنون ہوں گے، حالانکہ یہ سراسر جھوٹ اور فریب ہے۔ کثر العمال میں کوئی روایت اس مضمون کی نہیں ملتی جس میں یہ فرمایا گیا ہو کہ امام مہدی سب سے آخر میں تشریف لائیں گے، بلکہ صحیح سند کے ساتھ ایک روایت میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ:

کیف تہلک امة انا اولہا وہ قوم کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کی ابتدا والمہدی وسطہا میں میں ہوں اور جس کے درمیان میں امام والمسیح آخرہا، مہدی نہیں اور جس کے آخری درمیں (مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۳)

اس حدیث سے دو باتیں صاف طور سے معلوم ہوئیں،
(۱) اول یہ کہ امام مہدی کی بعثت اور تشریف آوری درمیان میں ہوگی،

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے
۲۔ دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت مسیح علیہ السلام دو الگ
الگ شخصیت ہیں۔ اور دونوں کی دنیا میں تشریف آوری الگ الگ ہوگی۔ ان
دونوں شخصیتوں کا اجتماع کسی ایک شخص میں نہیں ہو سکتا،
لہذا اس صحیح روایت سے جہاں مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے آپ کو مہدی و موعود
اور مسیح موعود دونوں لقبوں کے مصداق ہونے کے دعوے کا ابطال ہوتا ہے وہیں
یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام مہدی کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام تشریف
لائیں گے، حالانکہ مرزائی اس کا انکار کرتے ہیں،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال

مذکورہ رسالہ کے صفحہ ۱ پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف یہ روایت منسوخ
کی گئی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ، اگر امام مہدی رضی اللہ عنہ میری زندگی میں آگئے تو اسلام کی
سر بلندی کے لیے میں ان کا ساتھ دوں گا اور اس کے نتیجے میں جہنم کی آگ سے آزاد
ہوں گا، پھر اس کا حوالہ یہ دیا گیا ہے (نسائی باب غزوۃ الهند و ابن ماجہ حاشیہ
فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ) اس سلسلہ میں چند باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں،
(۱) نسائی شریف اور ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے کوئی ایسی
روایت مروی نہیں ہے جہاں امام مہدی کا تذکرہ ہو نسائی شریف میں حدیث شریف
کا متن یہ ہے،

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم غزوۃ الہند فان
اد رکتھا الفی فیہا فقی و ما
فان ا قتل کنت من افضل
الشہداء و ان ا رجع فانا
ابوہریرۃ (المعمر (نسائی ۳۳۳)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کے جہاد کا
وعدہ فرمایا ہے سو اگر میں نے اس جہاد کو پایا تو میں
اپنی جان و مال خرچ کر دوں گا پھر اگر میں قتل کر دیا گیا
تو بہترین شہداء میں شامل ہو جاؤں گا اور اگر
زندہ لوٹ آیا تو میں "ابوہریرہ آزاد کروں"
ہوں گا

۲۔ مرزائیوں کو یہ زبیا نہیں کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کسی روایت سے استدلال
کریں اس لیے کہ ان کے حضرت صاحب نے اپنی بد باطنی کا برسر عام اظہار کرتے ہوئے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا درجہ ان الفاظ میں متعین کیا ہے کہ وہ ابوہریرہ غبی تھا اور
روایت اچھی نہیں رکھتا تھا (اعجاز احمدی - خزائن ص ۱۳۳) ذرا غور فرمائیں کیا کسی غبی
کی روایت سے مرزا ائمہ دین کے ثبوت کے لیے کوئی سہارا لیا جاسکتا ہے؟
مذکورہ کتابچے کے مؤلف نے محض رنگ
بکھین کی اینٹ بکھین کا روڑا
جمانے کے لیے اور رسالہ کی ضخامت
بڑھانے کے لیے صفحہ ۲ سے صفحہ ۱ تک یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ
صرف مذہب اسلام بلکہ سابقہ مذاہب میں بھی مہدی رضی اللہ عنہ کی آمد کا انتظار ہوتا رہا
ہے اور اس سلسلہ میں روافض، عیسائی اور ہندوؤں کی کتابوں کے حوالہ جات
دئے ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ:

الف: رافضی شعراء تہنہ عسادی، اور "اثر خدا بخاری"، نے اپنی نظم میں جس
مہدی کے بارے میں لکھا ہے اس سے مراد روافض کے عقیدے کے مطابق امام
غائب ہیں، جو قیامت کے قریب نمودار ہوں گے، اس لیے کسی بھی حال میں اس کا
مصداق مرزا قادیانی کو نہیں ٹھہرایا جاسکتا،

ب: ہندو مذہب کی کتابوں میں جس کلکی اوتار کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد
امام مہدی نہیں بلکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے، اس
سے امام مہدی کو مراد لینا قطعاً بلا دلیل ہے۔

ج: اور انجیل میں جو پیش گوئی کی گئی ہے کہ "اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان
پر دکھائی دے گا"، وہاں ابن آدم سے مراد امام مہدی کی ذات نہیں بلکہ انجیل کے
طرز کے مطابق اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت ہی مراد ہوتی ہے۔

اور ان سب سے قطع نظر یہ سب غیر مذاہب کے حوالے لے کر احادیث صحیحہ کے
مقابلہ میں ہرگز لائق اعتبار نہیں ہیں، عقیدہ مہدی کے ثبوت کے لیے ایسی کمزور دلیلوں
اور مبہم پیش گوئیوں کا سہارا دہی لے سکتا ہے جس کا دامن واقعی اور بے غبار دلائل و
براہین سے خالی اور عاری ہو۔

ڈھول کا پول | مرزا یوں کا یہ دیکھ رہے ہیں کہ اگر کوئی حدیث ان کے مطلب کے خلاف ہو تو وہ خواہ کتنی ہی مضبوط اور قوی الاستدلال

کیوں نہ ہو اسے ایک جھٹکے میں ساقط الاعتبار قرار دیتے ہیں اور اگر اتفاق سے کسی ضعیف حتیٰ کہ موضوع روایت سے ان کے کسی مدعا کی ہلکی سی تائید ہو جائے تو اسے لے اڑتے ہیں اور رائی کو ہار بنا دیتے ہیں۔ کچھ اسی طرح کا معاملہ مذکورہ کتابچہ کے مؤلف نے بھی کیا ہے۔ مؤلف مذکور بڑے فطرتاً سے لکھتا ہے:

”حضور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم الشان امام مہدی

علیہ السلام کی بعثت کے لیے جن دو گواہوں کا ذکر کیا ہے اسے انسان

پڑھتے ہی درطبع سیرت میں پڑ جاتا ہے، کہ اس زمانے کے متعلق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے عزوجل نے عظیم الشان رنگ میں

قبل از وقت ہی ذکر فرمایا اور کسی عقیدہ کو رہنے نہ دیا اور محبت بھرے

انداز میں فرمایا کہ ہمارے مہدی کی صداقت کے لیے یہ نشان ظاہر ہو گا

اور یہ ایسا نشان ہے کہ ابتدائے آفرینش سے کبھی کسی کی صداقت

کے لئے ظاہر نہیں ہوا اور اس کے راوی بھی امام باقر محمد بن علی ہیں،

عن محمد بن علی ان لمہدینا آیتین لم تکنونا منذ خلق

المسکوات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من

رمضان وتکسف الشمس فی النصف منه ولم

تکونا منذ خلق اللہ المسکوات والارض (دارقطنی

۱۸۸/۱) حضرت محمد بن علی سے روایت ہے کہ ہمارے مہدی کے

دو نشان ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے اب تک ظاہر نہیں ہو

چاند کو گرہن ہو گا (رمضان میں گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو

اور سورج گرہن ہو گا درمیان کے دن، اور ایسا نشان جب سے زمین

و آسمان کی تخلیق ہوئی ہے کبھی بھی ظہور پذیر نہیں ہوا، کتابچہ مذکورہ ص ۷

عبارت بالا میں روایت کے ترجمہ میں کھلے طور پر تمسیس اور دھاندلی سے کام لیا گیا ہے اور غلط ترجمہ کر کے روایت کو اپنی مطلب براری میں استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے

عربی عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے

”محمد بن علی فرماتے ہیں کہ ہمارے مہدی موعود کی دو ایسی نشانیاں ہیں

جو زمین و آسمان کی پیدائش سے لیکر اب تک پیش نہیں آئیں (اول یہ کہ)

رمضان کی پہلی شب میں چاند گرہن ہو گا (یہاں رمضان میں گرہن

کی راتوں میں سے پہلی رات کا شوشہ چھوڑ کر مترجم نے دھاندلی کی کوشش

کی ہے) (دوسرے یہ کہ) اس رمضان کے نصف (پندرہویں تاریخ)

میں سورج کا گرہن ہو گا، (یہاں بھی مترجم نے درمیان کے دن کا ترجمہ

کر کے مغالطہ دیا ہے) اور یہ دونوں نشانیاں آسمان و زمین کی پیدائش

سے اب تک ظہور پذیر نہیں ہوئیں،

اس صحیح ترجمہ سے بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ مہدی کی نشانی مذکورہ روایت کے

اعتبار سے یہ ہے کہ خلاف عادت ماہ رمضان کی پہلی رات میں چاند گرہن اور

اسی ماہ کی درمیانی تاریخوں میں سورج گرہن ہو گا، حالانکہ عموماً چاند گرہن مہینہ کے وسط

میں اور سورج گرہن مہینہ کے اواخر میں ہوتا ہے۔

اس وضاحت کے بعد زیر بحث مسئلہ میں مذکورہ روایت کی استدلالی حیثیت

کا اندازہ درج ذیل اشارات سے آسانی لگا یا جاسکتا ہے۔

(۱) یہ روایت جسے حدیث نبوی کی شکل میں پیش کیا گیا ہے یہ حدیث نہیں بلکہ محمد

بن علی کا قول ہے جب تک کوئی واضح دلیل نہ ہو اسے حدیث نبوی قرار دینا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا عظیم ہے۔

(۲) محمد بن علی کے نام کے بہت سے راوی ہیں اس روایت میں محمد بن علی سے

امام باقر مراد لینا بلا دلیل ہے محض اپنی مطلب براری کے لیے یہ روایت امام باقر کی

طرف منسوب کی گئی ہے۔

(۳) ویسے بھی یہ روایت انتہائی درجہ کی کمزور اور ناقابل اعتبار ہے اس

روایت کا پہلا راوی عمرو بن شمر ہے جس کے متعلق میران الاعتدال ص ۲۷۲ میں

تحریر ہے، ایسہ بشی، زانیع، کذاب، رافضی، یشتموا الصحابة

و یردھا الموضوعات عن الثقات، منکر الحدیث، لایکتے

حدیث، مستروک الحدیث، (اس کی کوئی حقیقت نہیں، گمراہ ہے، جھوٹا ہے، رافضی ہے، صحابہ پر سب وستم کرتا ہے، اور ثقہ لوگوں کا نام لے کر موضوع روایتیں نقل کرتا ہے، منکر الحدیث ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائیں، اس کی حدیثیں متروک ہیں) اسی طرح دوسرا روای جابر ہے، جو مجہول ہے اور تیسرے راوی محمد بن علی کے بارے میں بھی یہ متعین نہیں کہ وہ کون سے محمد بن علی ہیں، لہذا ایسے مجہول اور ساقط الاعتبار لوگوں سے مروی روایت کو مستدل بنانا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

گرمین کا ڈھونگ (۴) روایت کے ترجمہ سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ مہدی کی سچائی کی نشانی یہ ہے کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرمین اور ۵ تاریخ کو سورج گرمین کا تحقق ہو، اور یہ واقعہ صرف امام مہدی کے زمانہ میں ہی پیش آئے گا۔ اس سے پہلے کبھی پیش نہ آیا ہو گا، یہ نشانی قطعاً مرزا کے زمانہ میں نہیں پائی گئی کیوں کہ اس کے زمانہ میں رمضان کی ۱۳ اور ۲۸ تاریخوں میں بالترتیب چاند اور سورج گرمین ہوا ہے، بلکہ مرزا قادیانی سے پہلے ۳۵ سال کے اندر اندر تین مرتبہ انہی تاریخوں میں چاند اور سورج کے گرمین کے واقعات پیش آئے ہیں، لہذا ان تاریخوں میں گرمین کا ثبوت سچے مہدی کی نشانی نہیں بن سکتا (اس سلسلہ کی مکمل تفصیل حوالہ جات و نقشہ رد مرزا ایت کے زیر اصول ص ۱۲ تا ص ۱۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

ہوش نہ رہا (۱) اپنے حضرت صاحب کو زبردستی امام مہدی کے منصب پر براہمان کرانے کے لیے مبلغ بنگالہ کو ایسا جوش آیا کہ اپنا ہوش ہی گھو بیٹھے اور سورہ قیامہ کی آیات فاذا برق البصر وحسفت القمر الخ کو بھی امام مہدی کے زمانہ کی علامات بیان کرنا الاقرار دے دیا حالانکہ یہ آیتیں قیامت کے ہولناک مناظر کو بیان کر رہی ہیں، ان کا امام مہدی کے زمانہ سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تفسیر بارگاہی کی ایک چھوٹی سی مثال ہے جس میں مبتلا ہو کر امت مرزا ایہ اپنا ابدی ٹھکانہ جہنم میں بنا رہی ہے۔

انکشاف (۲) مولف مذکور نے آگے چل کر ایک حیرت انگیز انکشاف کا عنوان لگا کر یہ لکھا ہے کہ ”چاند اور سورج کا گرمین الگ مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ ہو گا، اور عبارت یہ نقل کی ہے جس میں صرف سورج گرمین کا ذکر ہے، ان الشمس

تتکسف مرتین فی رمضان (بحوالہ تذکرہ قرطبی) تو پہلا سوال یہ پیدا ہوا کہ اس میں جناب نے چاند کا اضافہ کہاں سے کیا؟ اور آپ کو کس نے اس اضافہ کا حق تفویض کیا؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ مثال ایسی دی جائے کہ رمضان کی پہلی شب میں چاند گرمین ہو اور سورج گرمین رمضان کی ۱۵ ویں شب میں یا ایک ہی رمضان میں دو مرتبہ سورج گرمین لگے پورے قادیانی گروہ کو چیلنج ہے کہ وہ اپنے حضرت صاحب کے زمانہ میں ایسی کوئی مثال کبھی بھی پیش نہیں کر سکتے، اور مولف مذکور نے ص ۹ پر ہندوستان اور افریقہ کے جن گرمینوں کی تاریخ دی ہے ان میں سے کوئی گرمین بھی رمضان کی ۵ تاریخ کو نہیں بیٹھتا اور نہ ایک رمضان میں کبھی دو مرتبہ سورج گرمین کا واقعہ پیش آیا ہے۔

اس سلسلہ میں جن ماہرین فلکیات وغیرہ کا نام لے کر دھونس جانے کی کوشش کی گئی ہے وہ سب بے سود ہے کیوں کہ کوئی بھی گرمین اس صفت کا نہیں ہو جس صفت کا ہمیں مطلوب ہے۔ یہ صرف سچے حضرت امام مہدی کے زمانہ میں ہی پیش آئے گا (۱) کتابچہ ص ۱۸ پر امام محمد باقرؑ کی طرف منسوب قول کی غلط مرزاجی بھی آگئے (۲) تشریح کے لیے مولف نے اپنے حضرت صاحب کا سہارا لیا ہے اور اس سے یہ راز فاش ہو گیا ہے کہ مولف نے ص ۹ پر اس قول کے ترجمہ میں کیوں تلبیس سے کام لیا تھا،؟ مرزاجی اپنی پیش گوئی کے چار پہلو نکالتے ہوئے لکھ رہے ہیں، دو پہلو کی تیقح ملاحظہ فرمائیں،

(۱) چاند گرمین متعلقہ تاریخوں میں سے پہلی میں ہونا (یہ متعلقہ تاریخ کی قید قطعاً لغو ہے، اور مرزا نے محض اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لیے لگائی ہے مہدی کی نشانی یہ ہے کہ رمضان کی پہلی شب میں چاند کا گرمین ہو، لاہوری حیلہ من رمضان کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ گرمین کی متعلقہ تاریخوں میں سے پہلی رات میں چاند گرمین ہو)

(۲) سورج کا گرمین اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا (یہ بات بھی بالکل مذکورہ قول سے میل نہیں کھاتی، اور یہ مرزاجی کی ذہنی اترج ہے) الغرض اس حوالہ سے اندازہ ہو گیا ہے کہ رسالہ کا مولف دجل و تلبیس اور مکر و فریب میں اپنے حضرت صاحب ہی کے نقش قدم پر چل رہا ہے، قلم اس کا ہے اور بات ہے

مسزاجی کی۔

بزرگان دین

اگر ہم کی نشانیوں والے مقولہ کی حیثیت کا ذکر ادا پر آچکا ہے، اور یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ اگر اس مقولہ کو صحیح قرار بھی دیا جائے تو از روئے عریضہ اس کا مطلب وہ ہے۔ جو ہم نے بیان کیا ہے یعنی رمضان کی پہلی شب میں چاند گرہن اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن لگے، مگر مرزائی اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتے ہوئے، اولاً تو مقولہ کا ترجمہ بالکل غلط کرتے ہیں اور دوسرے یہ کہ جن لوگوں نے اس مقولہ کو کسی بھی طرح نقل کیا ہے ان کے نام مقولہ کی تائید میں نقل کر کے عام لوگوں پر رعب ڈالنا چاہتے ہیں۔ کتابچہ ہذا کے مولف نے بھی صلاً سے صلاً تک سارا زور اسی پر صرف کیا ہے، پہلے شیخ لغت اللہ کے قصیدہ کے چند اشعار نقل کیے ہیں، اس کے بعد علامہ سیفی وغیرہ علماء کے نام گناے ہیں۔ حالانکہ یہ حضرات صرف ناقل ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی اس مقولہ کی اسناد کی حیثیت سے بحث نہیں کی ہے بلکہ شیخ لغت اللہ کا یہ شعر ہے

مہدی وقت و عیسیٰ دوراں ہر دوراں شہسوا می بینم

(وقت کا مہدی اور زمانہ کا عیسیٰ دونوں کو میں شہسوار دیکھتا ہوں)

خود مرزائیوں کے خلاف دلیل ہے کیوں کہ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دو الگ الگ شخصیتوں کے نام ہیں جب کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو دونوں کا مصداق قرار دیتا ہے۔ اور جتنے حضرات نے بھی اس پیش گوئی کو نقل کیا ہے ان سب نے رمضان کی اول شب میں چاند گرہن اور ۱۵ ویں شب میں سورج گرہن کا ذکر کیا ہے کسی نے بھی مرزا کے متعین کردہ اور خود ساختہ مطلب کی تائید نہیں کی، یہ عجیب بات ہے کہ محض پیش گوئی نقل کر دیے کی وجہ سے مرزائیوں کے خود ساختہ مطلب کا ان حضرات کو مؤید و مصدق قرار دیدیا جائے۔ یہ حضرات اس الزام سے یقیناً بری ہیں۔ اسی بنیاد پر مذکورہ کتابچہ کا مولف ان حضرات کی اصل عباریں حتیٰ کہ حوالہ جات بھی پیش کرنے کی جسارت نہیں کر سکا ہے۔ اس لیے کہ ایسا کرنے سے استدلال کی ساری عمارت زمین بوس ہو جاتی،

یہ اصل نشانی ہے

آگے چل کر ص ۱۳ پر مبلغ بنگالہ نے قادیانی اور رافضی مشن مصنفین کے بعض حوالے نقل کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس وقت جو سٹیلانٹ کے ذریعہ میلی ویزن پر قادیانیت کی تبلیغ کی جا رہی ہے یہ بھی مرزا غلام احمد کے مہدی ہونے کی عجیب و غریب نشانی ادھر دلیل ہے جسے قبل ازیں کبھی دنیا نے نہ دیکھا تھا، تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ:

(۱) یہ کیسی نشانی ہے جو مہدی کے مرنے کے سو سال بعد ظہور پذیر ہوئی؟

(۲) کیا اس نشانی کے بارے میں بھی قرآن و حدیث میں کوئی پیش گوئی مروی ہے کہ اسے قابل اعتبار مانا جائے۔

(۳) کیا اسلامی ممالک سے نشر ہونے والے دینی پروگرام جو سالہا سال سے جاری ہیں قادیانی سٹیلانٹ چلنے سے پہلے جاری نہیں تھے؟ پھر کیا وجہ ہے کہ ان پروگراموں کو نشانی نہ مان کر قادیانی پروگرام ہی کو اول پروگرام قرار دیا جائے

(۴) یہ کیسا مہدی کا نائب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ترین وعیدوں سے صرف نظر کرتے ہوئے اپنی تصویر ویڈیو فلم میں محفوظ کر کر پوری دنیا میں نشر کرنے پر آمادگی ظاہر کرتا ہے، کیا اس کو شریعت کے احکامات بدلنے کا اختیار ہے یا وہ اس معاملہ میں شیطان کا تابعدار ہے؟

امت مرزائیہ ان سوالات کا کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے سکتی، اور رہ گیا سٹیلانٹ کے پروگرام کا معاملہ تو یہ صرف دولت کا کھیل ہے، آج کوئی بھی جماعت کسی بھی میلی ویزن کمپنی کا چینل محدود وقت کے لیے کرایہ پر لے سکتی ہے اور یہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ آسانی نشانی وہ ہوتی ہے جس کو دنیا اپنے اختیار سے پیش کرنے سے عاجز اور در ماندہ ہو جیسا کہ رمضان کی شب میں چاند گرہن اور ۱۵ ویں شب میں سورج گرہن ہونا، یہ انسان کے بس کی بات نہیں ہے، اسکا تحقق ایک خاص موقع پر امام مہدی کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے ہی ہوگا، اس سے پہلے کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا،

اس لیے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ سٹیلانٹ کا پروگرام سچے مہدی چونے کا ثبوت نہیں بلکہ جعلی مہدی ہونے کی نشانی ہے، اگر مرزائیوں کے پاس کوئی واقعی

دلیل ہوتی تو وہ ایسی اختیاری چیز کو اپنے حضرت صاحب کی سچائی کی دلیل بنانے کی حماقت نہ کرتے،

دروغ گور احافظ زبانشد اس کے بعد ص ۱۹ سے مؤلف کا رخ پھر احادیث کی طرف مڑ گیا ہے اور کئی صفحات

میں احادیث کے ٹکڑے اپنے مطلب کے بقدر کاٹ کاٹ کر تحریر کیے ہیں، اور درمیان میں یہ بھی لکھ ڈالا ہے کہ مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی وجود کے دو نام ہیں، پھر یہ دعویٰ کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہی ان دونوں لقبوں کا مصداق ہے، اور اگر اب بھی اسے ماننا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں پکڑ ہوگی وغیرہ وغیرہ، تو اس سلسلہ میں ہم اپنی طرف سے کچھ کہنے کے بجائے مؤلف کے حضرت صاحب کی درج ذیل عبارت نقل کرتے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ موصوف خود ہی اپنے مہدی موعود ہونے کا انکار کر رہے ہیں، اور ساتھ میں مہدی کے بارے میں وارد تمام اقوال کو ناقابل اعتبار قرار دے رہے ہیں، اس کے بعد کسی مرزائی کا یہ منہ نہیں رہ جاتا کہ وہ اپنے حضرت صاحب کو مہدی موعود لکھے اس بارے میں کسی بھی حدیث سے استدلال کرنے کی جسارت کرے، ملاحظہ فرمائیں مرزائی عبارت:

عہ: مرزائی مبلغین بڑے زور شور سے یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولا المہدی الا عیسیٰ بن ماریہ (ابن ماجہ ص ۳۱۳) یعنی امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

اولاً: یہ روایت سند کے اعتبار سے نہایت کمزور ہے علامہ صفاتی نے اسے موضوع قرار دیا ہے (خاتر جمع البحار ص ۵۱۵) اور علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں اس روایت کے راوی محمد بن خالد پر سخت جرح کی ہے اور اسے منکر الحدیث اور مجہول قرار دیا ہے (حاشیہ ابن ماجہ حدیث ۳۳۳)

ثانیاً: جب مرزا قادیانی نے خود ہی مہدی سے متعلق تمام احادیث کو مخدوش قرار دیا ہے جن میں حد مذکورہ بالا بھی داخل ہے تو پھر مرزائیوں کے لیے اس حدیث سے استدلال کا کوئی موقع نہیں رہتا۔

ثالثاً: اگر حدیث صحیح بھی ہو تو دیگر احادیث صحیحہ کے پیش نظر (جن میں مہدی اور عیسیٰ دو الگ الگ شخصیتوں کے نام ہونا واضح ہے) یہاں مہدی کے لغوی معنی ہدایت یافتہ یعنی ہر ذریعہ میں تاکر روایات کے درمیان تضاد و تباہی

”میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من لدنا فاطمہ و من عترتی وغیرہ ہے، میرا یہ دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے، مسیح موعود کے لیے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا، ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح و مخدوش ہیں اور ایک بھی انہیں سے صحیح نہیں اور جس طرح افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں نہیں ہوا، (براہین احمدیہ ج ۱۰ روحانی خزائن ص ۳۵۵)

اب ناظرین غور فرمائیں یا تو مؤلف مذکور جھوٹا ہے یا پھر اس کے حضرت صاحب، جھوٹ بول رہے ہیں، خود مرزائی اس بارے میں فیصلہ کر لیں، مرزائی اس عبارت کو پڑھ کر مرزائیوں کو کان پکڑ لینا چاہیے کہ وہ آئندہ اپنے حضرت صاحب کو مہدی موعود کے لقب سے کبھی نہ پکاریں،

طرح تماشہ مگر مرزائی بھی بیچارے کیا کریں، ایک طرف تو ان کے حضرت صاحب یہ کہتے ہیں کہ میں وہ مہدی موعود نہیں دوسری طرف جب انہیں یہ چلتا ہے کہ مہدی کے لیے فاطمی ہونا ضروری ہے تو فوراً اپنے فاطمی ہونے کا اعلان اس طرح کرتے ہیں،

”میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی (ایک غلطی کا ازالہ در روحانی خزائن ص ۲۱۵) حالانکہ یہ دعویٰ سر اسر جھوٹ ہے کیوں کہ خود مرزا کے بقول اس کی قوم مغل برلاس تھی اور اس کے آباء اجداد سر قند سے پنجاب آئے تھے،

کدے کا نام قادیان (کتاب البرید در روحانی خزائن ص ۱۵۱) پھر اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ایک جگہ تو اپنے مہدی بننے کے لیے مرزا صاحب نے کھینچ تان کی حدیث کر دی اور ایک قطعاً موضوع اور بے اصل روایت میں آمدہ لفظ کدے کو اولاً کدے یا کدیر بنایا پھر اس سے قادیان کا قصیدہ مراد لیا، چنانچہ لکھتا ہے:-

”احادیث میں بیان فرمایا گیا ہے کہ مہدی موعود ایسے قصبہ کار بننے والا ہوگا جس کا نام کدے یا کدیر ہوگا اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدے دراصل

قادیان کا مخفف ہے، (کتاب البریہ در روحانی خزائن ص ۲۶۳) (حاشیہ آخری سطر) ہمارے زیر نظر کتابچے کے مؤلف نے بھی ص ۲ پر اسی روایت کا ذکر کیا ہے

اس سلسلہ میں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ :-
الف :- پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی موضوع روایت میں بھی کرمہ کا لفظ نہیں آیا بلکہ کرمہ کا لفظ آیا ہے چنانچہ کامل ابن عدی میں ہے **یخرج المہدی من قریۃ جالیمن یقال لہا کسوعہ** (میزان الاعتدال بحوالہ رئیس قادیان ص ۹۸) اس لیے اس کا قادیان سے مخفف ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کرمہ کے لفظ کو قادیان سے کسی طرح کی بھی مناسبت نہیں ہے،

ب :- پھر یہ کرمہ والی روایت بھی بالکل لغو، بے بنیاد اور نہایت ضعیف ہے اس کا راوی عبد الوہاب ابن ضحاک **المرجرج** و **تعدیل** کے نزدیک جھوٹا، متردک الحدیث اور منکر الحدیث ہے (دیکھئے **میزان الاعتدال** ص ۱۶۷ اور رئیس قادیان ص ۹۸) لہذا مرزا قادیانی کی یہ موثقانی اس کے عقل و دانش سے عاری ہے و کاروں کو تو ایسا کر سکتی ہے لیکن عقل و خرد رکھنے والے ہوشمندوں کے نزدیک اس کی حیثیت جھوٹ کے پلندے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔
ج :- علاوہ ازیں جب مرزا قادیانی کے نزدیک مہدی کے متعلق سبھی شخصیں مخدوش ہیں تو پھر اس حدیث سے استدلال کیا معنی رکھتا ہے ؟

سند ظہور کالقین کتابچہ کے ص ۲۲ پر علامہ شعرانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کے اقوال کے علاوہ حضرت حذیفہ بن الیمان کے حوالہ سے ایک روایت نقل کی گئی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ظہور مہدی کا زمانہ وہی ہے جس وقت قادیان میں غلام احمد قادیانی پیدا ہوا تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حدیث مذکورہ جس کتاب **النجم الثاقب** کے حوالہ سے نقل کی گئی ہے وہ خود قطعاً ناقصی اعتبار سے اور اولیاء مذکورہ بالا کے بیانات اولاً تو بلا حوالہ نقل کیے گئے ہیں ثانیاً اولیاء کے کثوف کا اعتبار اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ وہ احادیث صحیحہ سے متکرائیں، اور یہاں سند کالقین اور احادیث کے مطابق امام مہدی کے ظہور کی نشانیوں کا نہ پایا جانا، اس بات کی دلیل ہے کہ یہ

کثوف روایات صحیحہ کے معارض ہیں اس لیے ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور مرزائیوں کو تو ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا کیوں کہ خود مرزائے اپنے مہدی ہونے سے انکار کر دیا ہے پھر کسی کو کیا حتمہ پہنچتا ہے کہ وہ اسے خواہ مخواہ مہدی کے منصب پر بٹھائے

آخر میں ص ۲۵ پر مؤلف مذکور نے نہایت شام از انداز میں یہ تاثر دینے **فرقہ ناجیہ** کی کوشش کی ہے کہ امت محمدیہ میں جو بہتر فرقے ہوں گے ان میں سے نجات پانے والا فرقہ جماعت احمدیہ مرزا کے ماننے والے ہیں۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس کی تائید و تصویب کے لیے اخبار لوائے وقت کا ایک پیرا گراف سپرد قلم کیا ہے۔ حالانکہ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ نجات پانے والا فرقہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر چلے والا ہو، (مشکوٰۃ شریف ص ۱۶۷) جماعت احمدیہ تو صحابہ رضی کی عظمت کو پا مال کرنے والی اور آنحضرتؐ کے طریقوں کی توہین کرنے والی ہے، مرزا قادیانی کے طریقوں کو فروغ دینے والی ہے بھلا وہ فرقہ ناجیہ میں کیسے شامل ہو سکتی ہے یہ دعویٰ تو برعکس نام نہند رنگی را کا فوراً کا مصداق ہے،

ذرا شرم تو کریں آخر میں مؤلف کی تان یہاں اُگر لڑتی ہے کہ اس وقت مرزا ظاہر اسکی اطاعت کر کے نجات حاصل کریں، ہم کہتے ہیں کہ جب خود مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو مہدی موعود ماننے سے قطعاً انکار کر ڈالا، حتیٰ کہ ساری حدیثوں پر بھی پانی پھیر دیا تو مہدویت اس کی خلافت چلنے کا کیا سوال ہے ؟ کتنی بڑی بے شرمی اور ڈھٹائی کی بات ہے۔ کہ مرزا بھانگ دھل چھ جیسے کراپنی مہدویت کا انکار کر رہا ہے اور اسکے ظالم برود کا رد صرف بڑی کوئی اسکو مہدی مہدی، مہدی کے نام سے دیکار رہے ہیں بلکہ اس کی ذریت کو بھی حلیف مہدی اور مشیل مہدی، جیسے لقب دے رہے ہیں

کیا اس ظلم اور نا انصافی کی کوئی انتہا ہے ؟ -

